KECD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ

۹ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۰/

جلد ۴۶/۱۱ | ۲ نبوت ۱۳۳۶ھ ش ۲ نومبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۵۹

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت پہلے جیسی ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ یکم نومبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو نقرس کی تکلیف ہے۔ خصوصاً بائیں ٹانگ کے جوڑ میں زیادہ درد ہے۔ اور کچھ ورم بھی ہے۔ نیز نزلہ زکام بھی چل رہا ہے۔ احباب کامل شفایابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ یکم نومبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو کل دن میں ضعف کے سوا اور کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ رات کے پہلے حصہ میں ضعف زیادہ رہا۔ نیند آجانے کے بعد آنکھ کھلی تو ضعف کم تھا۔ ضرورتاً کئی بار اٹھنا پڑا۔ تاہم نیند اچھی طرح آگئی۔ اس وقت کہ صبح کے سات بجے ہیں کوئی تکلیف نہیں۔ ضعف بھی کم ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— لاہور یکم نومبر (بذریعہ فون) مکرم ملک عبدالرحمن صاحب خادم کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ ۳۱ اکتوبر کی رات بفضلہ تعالیٰ بالکل آرام سے گذری۔ دن کو بھی طبیعت پرسکون رہی کل سینے کا ایکسرے لیا گیا۔ اس کا نتیجہ معلوم ہونے پر ڈاکٹر پیرزادہ صاحب آئندہ اقدام کے متعلق فیصلہ کریں گے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

شام پر حملہ تمام عرب لیگ ممالک پر حملہ کے مترادف ہوگا

اقوام متحدہ کو عرب لیگ کا شدید انتباہ

قاہرہ یکم نومبر۔ عرب لیگ نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ اگر شام پر جارحانہ حملہ ہوا۔ تو وہ عرب لیگ کے تمام ممبر ممالک پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ عرب لیگ نے اپنے اس فیصلے سے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کو تار کے ذریعہ مطلع کر دیا ہے۔ کل عرب لیگ کونسل کے اجلاس میں شام اور مصر کے نمائندوں نے اس بات پر زور دیا تھا۔ کہ شام کی حمایت میں عرب لیگ متحدہ موقف اختیار کرے اور اس طرح دنیا پر واضح کر دے۔ کہ تمام عرب ممالک شام کے ہمنوا ہیں۔ شامی نمائندے مسٹر الاعظم نے کونسل کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہم مشرق اور مغرب کے درمیان غیر جانبدار رہنا چاہتے ہیں۔ بس یہی ہمارا قصور ہے اور یہی ہمارا جرم جب مغربی طاقتوں کے تمام ذرائع ناکام ہوگئے۔ اور وہ ہمیں ہمارے راستہ سے بھٹکانے میں کامیاب نہیں ہوسکے۔ تو اب انہوں نے ہماری سرحدوں پر فوجیں لا جمع کی ہیں۔۔ اور ہماری سالمیت کے لئے خطرہ پیدا کر دیا ہے۔

روس اور شام کے درمیان اقتصادی سمجھوتہ پر دستخط

بیروت یکم نومبر۔ روس کا اقتصادی مشن کل قاہرہ کے راستے ماسکو روانہ ہوگیا ہے۔ مشن کے سربراہ مسٹر پیٹر یچتین نے شام کے امدادی سمجھوتے پر دستخط کئے تھے اس سمجھوتے کا بیروت کے اخبارات نے ملا جلا خیر مقدم کیا ہے۔ حزب مخالف کے اخبار "المساء" نے کہا ہے کہ یہ سمجھوتہ امریکی لیڈروں کے لئے غیر مشروط امداد کا ایک مثالی نمونہ ہے "النہار" نے لکھا ہے یہ ظاہر ہے کہ روس عربوں کے لئے شام کو امریکی ریگستان میں ایک خوشحال اشتراکی نخلستان بنا کر پیش کرنا چاہتا ہے۔ ا پ پ

۴ اندیشہ یہ ہے۔ کہ شام کچھ دنوں میں اپنے عرب ہمسایوں کے لئے نمونہ عبرت بن جائے گا۔

اردن کے کمیونسٹ لیڈر کو ۱۸ سال قید کی سزا

عمان۔ یکم نومبر۔ اردن کی ایک فوجی عدالت نے اردن کے ایک ممتاز کمیونسٹ لیڈر عبدالرحمن شکیر کو ۱۸ سال قید سخت کی سزا دی ہے۔ اس پر اردن کے گذشتہ اپریل کے ہنگاموں میں حصہ لینے کا الزام ہے۔ جس کے بعد ملزم بھاگ کر شام چلا گیا تھا۔

— لاہور یکم نومبر۔ خاکسار لیڈر علامہ عنایت اللہ خاں مشرقی کل بغداد الجدید میں پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کر لئے گئے۔

اہل مغرب کی ہزار بے دینی کے باوجود مغرب میں بالآخر اسلام پھیل کر رہے گا

ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ تعداد میں مبلغ پیدا کریں

مجلس ارشاد کے زیر اہتمام اسلام کے برطانوی مبلغ جناب بشیر احمد آرچرڈ کی تقریر

ربوہ یکم نومبر۔ ہمارے انگریز نومسلم بھائی جناب بشیر احمد آرچرڈ نے جو انگلستان اور جزائر غرب الہند میں دس سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد آجکل یہاں آئے ہوئے ہیں۔ کل مجلس ارشاد کے تحت تعلیم الاسلام کالج کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار کیا۔ کہ اہل مغرب کی انتہائی بے دینی کے باوجود مغرب میں بالآخر اسلام پھیل کر رہے گا۔ اور وہی لوگ جو اسلام کے پیغام پر آج کان دھرنے کے لئے تیار نہیں اسلام کی قابل عمل تعلیم کو اپنانے پر مجبور ہو جائیں گے

مسٹر آرچرڈ میدان تبلیغ میں اپنے دس سالہ تجربات پر تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا آج سے پچاس سال پہلے یورپ اور انگلستان میں اسلام کا کوئی نام لیوا بھی نظر نہ آتا تھا۔ اور وہاں اسلام ...

جاتا تھا لیکن آج ہماری جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجہ میں یہ حالت پیدا ہو چکی ہے کہ اب وہاں اسلام ایک اجنبی مذہب خیال نہیں کیا جاتا انہوں نے کہا نومسلموں کی تعداد کتنی ہی تھوڑی کیوں نہ ہو۔ بہر حال وہاں خود اہل مغرب میں سے کچھ لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اور عوام اسلام ...

آشنا ہوتے جا رہے ہیں۔ اگر ہم ہمت ہارنے کا نام نہ لیں۔ اور اپنی تبلیغی جدوجہد کو جاری رکھیں۔ تو مزید پچاس سال کے بعد وہاں اسلام کے حق میں ایک نمایاں اور خوشکن انقلاب رونما ہو سکتا ہے۔

دوران تقریر میں مسٹر آرچرڈ نے اپنے قبول اسلام کے واقعات اور پھر (باقی دیکھیں صفحہ ۸)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ نومبر ۱۹۵۷ء

کمیونزم کا منطقی نتیجہ

کمیونسٹوں کا دعوےٰ یہ ہے کہ ہم امیر اور غریب میں جو طبقاتی فرق ہے۔ اس کو ہموار کرنا چاہتے اس کا طریقہ انہوں نے یہ تجویز کیا ہے۔ کہ تمام پیداوار کو قومی ملکیت میں لے لیا جائے یہاں تک کہ ایک انسان جو کچھ اپنی لیاقت اور قوت بازو سے پیدا کرتا ہے۔ وہ بھی اس کا ذاتی حق نہیں ہے۔ بلکہ یہ قوم کا مجموعی حق ہے۔ اور پیدا کرنے والے کو اس کی ضرورت کے مطابق دیا جانا چاہیئے۔ پھر اس میں یہ تبدیلی کی گئی۔ کہ حسب لیاقت دیا جائے۔

بظاہر یہ اصول خاصکر مزدوروں اور غربا کی نظریں بڑا دلاویز ہے۔ لیکن اس کو عملی جامہ پہنانے میں بڑی دشواریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر تمام دنیا کے انسانوں کی ایسی ذہنیت بن جائے۔ کہ جو کچھ پیداوار ہو۔ اس کا حصہ رسدی دینے اور لینے میں عدل و انصاف کا لحاظ رکھا جا سکے۔ تو ممکن ہوسکتا ہے۔ کہ ایسا نظریہ دنیا کے لئے ایک نعمت ثابت ہو۔ لیکن اس رنگا رنگ دنیا میں ایسا واقعہ شاید ممکن نہیں ہے۔

الغرض جہاں تک آئیڈیل کا تعلق ہے۔ یہ آئیڈیل واقعی بڑا دلآویز ہے۔ لیکن تمام دلاویز آئیڈیلوں کی طرح موجودہ دنیا میں یہ بھی محض ایک خوشکن آئیڈیل ہی ہے اور کچھ بھی نہیں۔ روس نے اس آئیڈیل کو عملی جامہ پہنانے کا دعوےٰ کر رکھا ہے۔ اسی طرح یوگوسلاویہ کمیونزم کے زیر اثر اپنے آپ کو اسی آئیڈیل کے مطابق عمل پیرا ہونا ظاہر کرتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جب ان ملکوں میں اس آئیڈیل کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی گئی۔ تو اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ ایک نئی قسم کا استبدادی نظام برپا ہوگیا ہے۔ اس کی وضاحت ایک معرکۃ الآرا کتاب میں ایک شخص "میلو وان جیلاس" نے بڑے موثر طریقے سے کی ہے

جیلاس یوگوسلاویہ کے ڈکٹیٹر ٹیٹو کا بہت پرانا اور عزیز ساتھی تھا مگر ٹیٹو اس سے بدظن ہوگیا۔ اور اس کو جیل میں ڈال دیا۔ جیل جانے سے پیشتر ہی اس نے اپنی کتاب لکھنی شروع کر دی تھی۔ وہ یہ کتاب نصف نصف کر کے کسی نہ کسی طرح باہر سمگل کرنے میں کامیاب ہوگیا ایک امریکی پبلشر نے اس کو شائع کیا ہے۔

اس کتاب میں مصنف نے کمیونزم پر دلیری سے حملہ کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ

"کمیونسٹ لیڈرشپ مستحصلین (Exploiters) کے ایک نئے طبقے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ ایک ایسا طبقہ جس کو لوگوں پر ایسا مکمل اقتدار حاصل ہے۔ کہ تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ اس حقیقت کو "اجتماعی ملکیت" کے خیالی تصور کا لبادہ پہنا کر چھپایا جاتا ہے۔ کہ پارٹی کی نوکرشاہی ہر چیز کی خود مالک بن گئی ہے۔"

جیلاس لکھتا ہے۔

"رومن قانون کے مطابق جائداد اس مادی ساز و سامان کو کہتے ہیں۔ جسے انسان استعمال کرنے اس سے استفادہ کرنے اور اس کا انتظام کرنے کا حق حاصل رکھتا ہو۔ کمیونسٹوں کی سیاسی نوکرشاہی تو بیانی ہوئی جائداد کو استعمال میں لاتی ہے۔ اس سے لطف و استفادہ حاصل کرتی ہے۔ اور اس کا انتظام کرتی ہے۔ ..... یہ نیا طبقہ اپنا اقتدار، مراعات، نظریہ اور عادات ملکیت کی ایک مخصوص شکل — اجتماعی ملکیت سے حاصل کرتا ہے۔ جس کا نظم و نسق اسی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اور قوم اور سوسائٹی کے نام پر جس کو وہ کام میں لاتا ہے۔

یہی نہیں کمیونسٹ نوکرشاہی نے تاریخ کا وہ طبقہ جنم دیا ہے۔ جس کے ہاتھ میں اقتدار کی کلی اجارہ داری آگئی ہے۔ بعض نظام جاگیرداروں کی ملکیت میں بڑے سخت اور مختلف طبقات کے استحصال میں مشہور تھے۔ بعض نظام نوکرشاہی کی مرکزیت کی وجہ سے تاریخ میں مشہور رہے ہیں۔ بعض اپنی استبدادی حکومتوں کی بناء پر معروف رہے ہیں۔ لیکن .... صرف کمیونسٹ نظام ہے۔ جس کے سامنے میں تقریباً سارے اموال و جائداد کو استعمال میں لانے اس سے لطف و استفادہ کرنے اور اس کا انتظام کرنے کا حق اقتدار اور حکومت کے لئے محفوظ کر دیا گیا ہے۔"

جیلاس آگے چلکر رقمطراز ہے۔

"جو شخص اقتدار غصب کر لیتا ہے۔ وہ حقوق و مراعات بھی غصب کر لیتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ کمیونزم میں اقتدار یا سیاست ایک پیشہ بن گیا ہے۔ اور جو لوگ حلوائی کی دوکان پر دادا جی کی فاتحہ دلانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس پیشہ کو اپنا نصب العین بنا لیا ہے۔ اجتماعی ملکیت کا تصور کمیونسٹوں کے ذہن کی تخلیق نہیں ہے۔ ہاں اس کا موجودہ ہمہ گیر کردار انہی کی ایجاد ہے۔ جو اپنے ابتدائی ادوار سے کہیں زیادہ زندگی پر چھایا ہوا ہے۔ فراعنہ مصر کے دور سے بھی زیادہ کمیونسٹوں نے اگر کچھ کیا ہے۔ تو بس یہی"۔

جیلاس لکھتا ہے

"کہ یہ "نیا طبقہ تاریخی ضرورت کی پیداوار تھا۔ پس ماندہ اور زرعی ممالک کو صنعتی بنانے کی خاطر یہ عالم وجود میں آیا۔ پس اس کا یہی واحد و تنہا مقصد تھا۔ جو یہ حاصل کر چکا ہے۔ اور اب جبکہ یہ مقصد حاصل ہو چکا ہے۔ یہ نیا طبقہ بے کار ہو کر رہ گیا ہے۔ اور سوائے اپنی بے رحم قوتوں کو مضبوط بنانے اور عوام کو لوٹنے کھسوٹنے کے اس کا اور کوئی کام نہیں رہا ہے۔۔ اس کی تخلیقی صلاحیتیں جواب دے چکی ہیں۔ اس کی "مقدس میراث" پر اندھیارے سایہ ڈال چکے ہیں۔ ...... جب یہ نیا طبقہ تاریخ کے اسٹیج سے رخصت ہوگا۔ اور ایسا ہو کر رہے گا۔

تو اس سے پہلے کے دوسرے طبقات کی موت پر تو پھر بھی کچھ نہ کچھ لوگ آنسو بہانے والے ہوتے تھے۔۔ اس پر رونے والی کوئی آنکھ بھی نہ ہوگی۔

اس کے پاس بس ایک انا کے سوا جو کچھ سرمایہ تھا۔ وہ سب ختم ہو چکا ہے۔ ناکامی اور شرمناک تباہی اس کے لئے مقدر ہو چکی ہے"

(تسنیم ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء)

جو کچھ جیلاس نے کمیونزم کے متعلق لکھا ہے یہ بالکل درست ہے۔ ایسی تحریک کا یہی حشر ہونا تھا۔ اور اگر خدانخواستہ یہ تحریک ساری دنیا پر حاوی ہو جائے تو یقیناً دنیا ایک جہنم زار بن جائیگی اسی طرح جس طرح مغربی سرمایہ دارانہ طریق کار دنیا کو جہنم زار بنانا چاہتا ہے۔ (باقی صفحہ ۔ پر)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب صرف دو ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے تمام کارکنان سلسلہ سے درخواست ہے، کہ اس چندہ کی وصولی کی طرف خاص طور پر توجہ کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا یہ مضمون مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے مورخہ ۲۰ر اکتوبر کو اجتماع انصار اللہ کے اجلاس چہارم میں پڑھ کر سنایا۔

حضرت اقدس سیدنا المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد نماز مغرب اپنے احباب میں کچھ وقت تک بلکہ کبھی عشاء کی نماز تک مجلس کرتے جسے عام طور پر دربار شام کے نام سے بھی شہرت تھی اور اخبار الحکم میں بھی اکثر دربار شام کی سرخی کے نیچے حضور اقدس کے علمی اور عرفانی بیان کردہ حقائق کو شائع بھی کیا جاتا۔ اور خاکسار کو جب کبھی کچھ عرصہ کے لئے حضرت علیہ السلام کے حضور قیام کا موقع مل جاتا۔ تو خاکسار بھی حضور کے دربار شام کی مجالس کے علمی نکات اور معارف و حقائق سے استفاضہ کرتا رہتا۔ اور اس طرح سے مجھے بھی حضور کی روحانی برکات سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملتا رہتا۔ وہ دینی حقائق اور علمی معارف و لطائف تو کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ جن میں سے کچھ نمونہ کے طور پر میرے رسالہ حیات قدسی کے شائع شدہ حصص میں درج ہو چکے ہیں۔ اور چند ایک بطور نمونہ آج اس مبارک تقریب پر بھی پیش کئے جاتے ہیں

۱۔ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلسلۂ کلام میں دعا کے فوائد کا ذکر بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

”دعا بہت ہی بڑی قابل قدر نعمت ہے۔ دعا ایسا خزانہ ہے جس سے ہر ایک طرح کی نعمت مل سکتی ہے۔ اور ہر طرح کی بلیات اور مصائب سے بچانے کے لئے دعا ایک حرز ہے۔ اور تقویٰ سیف دعا کے لئے ایک عجیب جوہر ہے۔

۲۔ توحید کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ شریعت کی پیشکردہ تعلیم جو قرآن کریم میں عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ کے متعلق پیش کی گئی ہے اس کے لئے توحید بطور جان کے ہے جیسے جان جسم کے ذرہ ذرہ میں سرایت کرنے سے جسم کے ہر حصہ کی نشوونما اور تربیت کرتی ہے۔ ویسے ہی توحید الٰہی کی روح نظام شریعت کے ماتحت انسان موحد کی کامل توحید سے ایک کامل اور نئی روحانی زندگی پیدا کرتی ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ اپنے عبد موحد کو اپنا مقرب بندہ بنا لیتا ہے۔

۳۔ ایک دفعہ ایک صاحب نے حضرت اقدسؑ کے حضور عرض کیا کہ طبیعت کی رغبت ہونے پر تو میں نماز پڑھ لیتا ہوں۔ ورنہ نہیں پڑھتا۔ جیسے جسمانی غذا بھوک لگنے پر کھا لیتا ہوں۔ بھوک نہ ہو۔ تو نہیں کھاتا حضور اقدسؑ نے فرمایا کہ نماز کو رغبت ہو یا بے رغبتی ہو ضرور پڑھنا چاہیئے۔ رغبت کے وقت نماز کو غذا کے طور پر اور بے رغبتی کے وقت دوا کے طور پر پڑھنا چاہیئے۔ نماز وہ عبادت ہے جو نمازی کو خشوع سے کامیاب کرتی ہے۔ اور خدا سے ملانے والی ہے۔

۴۔ ایک دفعہ حضور اقدس نے مجلس میں جماعت کی بعض کمزوریوں کی شکایت ہونے پر فرمایا۔ میرا خدا اپنے فضل سے ایک ایسی ہوا چلانے والا ہے کہ جس سے وہ اپنی قدرت کے دست تصرف سے جماعت کی سب کمزوریاں دور فرما دیگا۔ سو فضل کا ایک مفہوم حضرت فضل عمر کے دور خلافت سے بھی امکان رکھتا ہے۔ کیونکہ موجودہ نظام خلافت سے اس کی تصدیق بھی ہو رہی ہے۔

۵۔ ایک دفعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے بیان فرمایا۔ کہ حضرت اقدس سیدنا المسیح الموعود علیہ السلام نے نماز سے فارغ ہونے پر فرمایا کہ جب میں نے التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبات کو پڑھ کر السلام علیک ایہا النبی پڑھا تو فوراً اسی وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلے اللہ علیک وعلی محمد کا فقرہ مجھ پر القاء فرمایا گیا۔ اور جب پیر سراج الحق صاحبؓ نعمانی نے حضور اقدس سے سنا تو آپ نے جیسا کہ آپ کے سفرنامہ میں جابجا آتا ہے حضور اقدس کو ہر موقع پر مخاطب کرنے صلے اللہ علیک وعلی محمد کے فقرہ کو اپنا معمول ہی بنا لیا تھا۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کی وحی کی اتباع میں اپنے مخلصانہ جذبۂ محبت کا اظہار کر کے لطف اٹھائیں۔

۶۔ ایک دفعہ دربار شام میں حضرت اقدس سیدنا المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک عربی زبان میں اپنا قصیدہ سنایا جس کے ایک سو تینتیس ۱۳۳ اشعار تھے۔ جب میں نے اس قصیدہ کو سناتے ہوئے ذیل کا شعر پڑھا۔ یعنی یہ شعر جو علماء سوء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا ؎

اتؤیدون بجمقکم دجالکم
بحیات عیسیٰ سید الاموات

یعنی اے عالمو! تم امت محمدیہ کے علماء ہو کر اپنی حماقت سے اپنے دجال کی تائید میں لگے ہوئے ہو۔ عیسیٰ اسرائیلی کی حیات کی تبلیغ کے ساتھ جو مردوں کا سردار ہے نہ کہ زندوں کا۔

اس شعر کے پڑھنے پر حضور اقدس نے فرمایا یہ شعر بہت اچھا ہے اسے دوبارہ پڑھا جائے۔ چنانچہ حضرت اقدس کے ارشاد پر میں نے اس شعر کو دوبارہ پڑھ کر سنایا اس شعر کے الفاظ میں میرے خیال میں جو امر زیادہ دلچسپی کا باعث معلوم ہوا وہ ذیل کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ اول یہ کہ ایسا شخص جو دجال ہونے کے باعث تمہارے لئے قابل نفرت ہونا چاہیئے تھا تم اس کے ہم نوا ہو کر اس کی تائید میں لگے ہوئے ہو۔ یعنی ہر پادری دجال ہے۔ وہ فوت شدہ مسیح اسرائیلی کو زندہ قرار دے رہا ہے۔ تم بھی اس کی کورانہ تقلید میں حیات مسیح کے قائل ہو کر اس کی اشاعت میں لگے ہوئے ہو۔ حالانکہ مسیح اسرائیلی اپنی طبعی موت سے مر کر زندوں کے سردار نہ رہے۔ انہیں تو تثلیث کا مشرکانہ عقیدہ اختیار کرنے سے روحانی موت مرنے والی قوم نے اپنا سردار بنا رکھا ہے۔ کیا تم اپنی حماقت سے اسلام کی توحید والی زندگی بخش تعلیم کے خلاف پادریوں کے دجال صفت گروہ کی تائید کرنے والے ہو۔ جو تمہارے لئے قطعاً مناسب نہ تھا۔

— (باقی) —

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں ہے

”لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں مگر اس کی پرواہ کچھ نہیں کرتے۔ یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں۔ اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے۔ اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے جاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں ہے۔ جب موت کا وقت آگیا۔ پھر ایک ساعت آگے پیچھے نہ ہوگی۔ وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر نہیں کرتے اور انہیں کوئی عظمت اس کی معلوم ہی نہیں ان کو جانے دو مگر ان سب سے بد قسمت اور اپنی جان پر ظلم کرنیوالا تو وہ ہے جس نے اس سلسلہ کو شناخت کیا اور اس میں شامل ہونے کی فکر کی لیکن اس نے کچھ قدر نہ کی۔“ (الحکم جلد ۷ [illegible] ۱۹۰۳ء)

مصنوعی چاند کی کامیابی

اسلام کی حقانیت کا ایک روشن ثبوت

(مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم ۔ایس ۔سی ۔ ربوہ)

قسط دوم

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب کا مضمون سیاروں کے متعلق نہایت قیمتی معلومات پر مشتمل ہے ۔ جن سائنسی اصولوں پر یہ سیارے تیار کئے جا رہے ہیں انہیں آپ نے آپ فہم انداز میں بڑی خوبی سے واضح فرمایا ہے تاہم آپ کے مضمون کا وہ حصہ جس میں آپ نے چاند تک پہنچنے کے امکان کے متعلق قرآن مجید کی آیات سے استدلال کیا ہے ذوقی اجتہاد پر مبنی ہے ۔ ضروری نہیں کہ اس سے اتفاق کیا جائے ۔ (ادارہ)

مشکلات

فضا میں ایک مصنوعی سیارہ کا پہنچا دینا ایک عظیم کارنامہ ہے جس کی اہمیت کو تمام ممالک کے سائنسدانوں نے تسلیم کیا ہے ۔ اب یہ امر واضح ہو گیا ہے کہ نظام شمسی کے دوسرے ارکان تک پہنچنا ناممکن نہیں ہے جس بات کو پہلے سائنسدانوں کے خیالی پلاؤ سے تعبیر کیا جاتا تھا اب وہ حقیقت بنتی نظر آ رہی ہے ۔ اس کامیابی کی اہمیت کو پوری طرح سمجھنے کیلئے ان مشکلات کا ذکر کر دینا خالی از فائدہ نہ ہو گا ۔ جو اس راہ میں حائل تھیں جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ایلومینیم کی صورت کے بنے ہوئے اس مصنوعی سیارہ کا وزن قریباً ۱۸۶ پونڈ ہے ۔ اس تجربہ کی تمام تفاصیل ابھی تک منظر عام پر نہیں آئی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ بعض تکنیکی مسائل عمداً صیغۂ راز میں رکھے گئے ہوں ۔ تاہم بہت سی باتوں کے متعلق صحت کے ساتھ اندازہ لگایا جا سکتا ہے بالخصوص اس لئے بھی کہ امریکی سائنسدان اپنے تجرباتی سیارہ Vanguard وین گارڈ کو مکمل کر چکے ہیں اور ۱۵ دسمبر ۵۷ء میں چھوڑنا چاہتے ہیں ۔ وین گارڈ کا وزن صرف ۲۱ پونڈ اور قطر ۲۰ انچ ہے ۔ اس کو ۳۰۰ سے ۴۰۰ میل کی بلندی تک پہنچا کر فضا میں چھوڑا جائے گا ۔ جیسا کہ روسی سیارہ کے ضمن میں ذکر ہو چکا ہے ۔ ایسے سیاروں کو براہ راست کسی توپ کے ذریعہ نہیں چھوڑا جاتا بلکہ سہ مدارجی راکٹ استعمال کیا جاتا ہے ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ نہ صرف سیارہ اتنی بلندی تک پہنچتا ہے بلکہ راکٹ کو بھی اتنی ہی بلندی پر لے جانا پڑتا ہے ۔ راکٹ کے ساتھ اس کا ایندھن بھی ہوتا ہے اور یہ سب چیزیں مل کر کافی وزنی ہو جاتی ہیں ۔ روسی راکٹ کے وزن کا تو علم نہیں البتہ امریکی راکٹ جس میں صرف ۲۱ پونڈ کا کرہ رکھا ہوا ہے قریباً ۱۰ ٹن ہے (ایک ٹن ۲۸ من کے برابر ہوتا ہے) امریکی سائنسدانوں کا اندازہ ہے کہ ایک پونڈ وزن کو فضا میں چھوڑنے کے لئے اس کے راکٹ کا وزن ایک ہزار پونڈ ہونا چاہئیے اور اس میں ۷۵۰ پونڈ ایندھن کا موجود ہونا ضروری ہے ۔ اس حساب سے روسی راکٹ کا وزن اندازاً ۱۰۰ ٹن یعنی ۲۸۰۰ من ہوتا ہے ۔ اتنے بھاری بوجھ کو کئی ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چھوڑنا کوئی معمولی بات نہیں ۔ اس کو سرانجام دینے کے لئے بے شمار افراد نے رات دن محنت کی ہو گی ۔ نئے قسم کے آلات تیار کئے ہوں گے ۔ چھوٹی بڑی تفصیل کی جانچ پڑتال کی ہو گی ۔ اور بے شمار روپیہ صرف کیا ہو گا ۔ جہاں تک روپیہ کا تعلق ہے اندازہ کیا گیا ہے کہ روسیوں نے پچاس کروڑ پاؤنڈ خرچ کیا ہو گا ۔ امریکی وین گارڈ پر خرچ کا اندازہ ۲۰ کروڑ ڈالر ہے ۔

روسی تجربہ کی کامیابی ایک نئی منزل کی طرف پہلا قدم ہے ۔ اگر کسی سیارہ کو ۱۸ ہزار میل فی گھنٹہ کی بجائے ۲۵ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چھوڑا جائے تو وہ زمین کی کشش سے بالکل آزاد ہو کر فضا میں نکل جائے گا اور زمین کی طرف پھر واپس نہ آ سکے گا ۔ چاند کی سمت چھوڑے جانے کی صورت میں حالات کے مطابق یا تو چاند اسے اپنی طرف کھینچ لے گا یا وہ پھر اس کے گرد گھومنے لگے گا ۔ اگر اس قسم کے سیارہ میں [illegible]

دوسرے آلات نصب کئے جائیں تو وہ زمین یا چاند کی تصاویر لے کر مفید معلومات بہم پہنچا سکتا ہے ۔ دوربینوں کے ذریعہ تو چاند کی صرف اس سطح کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے جو زمین کے بالمقابل ہے اور ہماری معلومات زیادہ تر اسی تک محدود ہیں ۔ لیکن اگر کوئی سیارہ اس کے گرد گھوم رہا ہو تو وہ باقی حصوں کے متعلق بھی معلوم بہم پہنچا سکتا ہے ۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مستقبل قریب میں ہم چاند تک پہنچ سکیں گے ۔ مگر کسی حیوان کے چاند تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی حیات و بقا کا جملہ سامان اس کے ساتھ ہو ۔ کھانے پینے کے لئے غذا اور سانس لینے کے لئے مناسب مقدار میں ہوا ہو ۔ پھر واپسی سفر کے لئے ایندھن موجود ہو ۔ ان سب ضروریات کا مہیا کرنا آسان نہیں ۔ ان مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے نہیں کہا جا سکتا کہ چاند تک پہنچنا کب ممکن ہو گا ۔ بعض سائنسدانوں کا خیال ہے کہ ابھی وہ وقت بہت دور ہے شاید کئی نسلیں گذرنے کے بعد ایسا ممکن ہو تو ہو

روسی تجربہ کی کامیابی ایک لحاظ سے ہمارے لئے نہایت اہم اور خوشکن ہے اہم اس لحاظ سے کہ اس سے ثابت ہو گیا ہے کہ سائنسی علوم میں ترقی صرف یورپین یا مغربی اقوام سے مختص نہیں ۔ جو بھی صحیح رنگ میں اور پورے انہماک سے کوشش کرتا ہے وہ اپنی محنت کا پھل پا لیتا ہے اگر آج ایشیائی اقوام اس دوڑ میں پیچھے ہیں تو اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ انہوں نے علوم و فنون کی طرف پوری توجہ نہیں کی اب بھی اگر وہ بیدار ہو جائیں اور اپنی بہترین صلاحیتوں کو اس طرف لگا دیں تو بہت جلد وہ مغربی اقوام کے دوش بدوش کھڑی ہو سکتی بلکہ روس کی طرح ان سے آگے بھی نکل سکتی ہیں ۔ یہ کامیابی خوشکن اس لحاظ سے ہے کہ ہمارے خدا کا کلام پورے ہونے کے آثار نظر آتے ہیں ۔ مختلف کرّوں تک پہنچنے کا خیال تو سائنسدانوں کو آج پیدا ہوا ہے اور اب بھی جبکہ فضا میں ایک مصنوعی سیارہ کامیابی کے ساتھ چھوڑا جا چکا ہے ان کا خیال ہے کہ نظام شمسی کے تمام ارکان میں سے شاید چاند ہی وہ کرہ ہے جہاں انسان پہنچ سکے گا باقی کروں تک پہنچنا اس کے لئے ممکن نہ ہو گا ۔ لیکن آج سے قریباً ۱۴۰۰ سال قبل ایک نبی امی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اس امر کا اعلان کرا دیا کہ وھو علی جمعھم اذا یشاء قدیر (سورۃ شوریٰ ع ۳) وہ اس بات پر قادر ہے کہ فضائے بسیط کے ان کروں کو جب چاہے ایک دوسرے سے ملا دے ۔ آج سے چودہ سو سال قبل انسان کے واہمہ میں بھی یہ بات نہیں آ سکتی تھی ۔ کہ وہ فضا میں پرواز کر سکتا ہے ۔ لیکن ایسے وقت میں کروں کے باہم مل جانے کا اعلان کرنا صاف ظاہر کر رہا ہے کہ قرآن کریم انسان کا کلام ہرگز نہیں ہو سکتا وہ یقیناً ایک ایسی دانا و بینا ہستی کی طرف سے نازل کیا گیا ہے ۔ جس کے سامنے ماضی حال اور مستقبل سب برابر ہیں اور جس کے لئے کوئی امر انہونا نہیں ۔ اسی طرح اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ایک طاقتور اور علیم و خبیر خدا موجود ہے جو اس کائنات کو پیدا کر کے کہیں بیکار ہو کر بیٹھ نہیں گیا بلکہ اپنی حکمت کاملہ کے ساتھ ہر آن اس پر متصرف ہے ۔ جب اس کی حکمت کا تقاضا ہو گا کہ مختلف کروں کو ملا دیا جائے ۔ تو ان کے ملنے کے سامان پیدا ہو جائیں گے کب اور کیونکر ؟ اس کا علم خدا تعالیٰ کو ہی ہے ۔ لطف کی بات یہ ہے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے امکانات آج اسی قوم کے ذریعہ ظاہر ہوئے ہیں جو خدا تعالیٰ کے وجود کی ہی سرے سے منکر ہے ۔ کوئی تعجب نہیں کہ ان کی یہی کامیابی ان کے لئے ہدایت کا سامان پیدا کر دے ۔ اور اسلام کی حقانیت ان پر آشکارا ہو جائے ٭

انصار اللہ کے تیسرے سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

پانچویں اور آخری اجلاس کی کارگذاری

اطفال کی دینی معلومات کا امتحان

سالانہ اجتماع انصار اللہ کے اجلاس سوم اور چہارم کی روئداد جو (۲۶/ اکتوبر کو صبح منعقد ہوئے تھے) ۳۱/ اکتوبر کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ اس روز صبح ان اجلاسوں کے ساتھ ساتھ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے دینی معلومات کے سلسلہ میں اطفال کے امتحان کا بھی اہتمام کیا گیا یہ امتحان اجتماع کے موقعہ پہ ہر سال ہوتا ہے۔ اور جو ہونہار اطفال ان میں اول اور دوم پوزیشن حاصل کرتے ہیں مجلس مرکزیہ علی الترتیب ایک سال تک ان کی پوری فیس اور نصف فیس خود ادا کرتی ہے۔ امسال اس امتحان میں سولہ اطفال شریک ہوئے ممتحن کے فرائض مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب نے ادا کئے۔ چنانچہ ان کے فیصلے کے مطابق عنایت اللہ ابن مولوی عزیز الرحمن صاحب آف منگلہ (متعلم جماعت ہشتم) نے اول اور حافظ محمود نبیرہ سید سردار حسین شاہ صاحب ربوہ (متعلم جماعت نہم) نے دوم پوزیشن حاصل کی۔

اجلاس پنجم کی کارروائی

نماز ظہر اور عصر کے بعد جو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے پڑھائیں ۲ بجے بعد دوپہر اجتماع کا پانچواں اور آخری اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ جو مکرم صوفی غلام محمد صاحب نائب ناظر بیت المال نے کی بعدہ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے "ذکر حبیب علیہ السلام" کے زیر عنوان وہ روایات پڑھ کر سنائیں جو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے خاص اجتماع کے لئے تحریر فرمائی تھیں۔

مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس:۔ بعد ازاں مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس حسب معمول اجتماعی دعا کے ساتھ شروع ہوا۔ جو صدر جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے کرائی۔ اجلاس میں ایجنڈے کی اُن دو تجویزوں کو چھوڑ کر جو پہلے اجلاس میں منظور کی گئی تھیں۔ باقی ماندہ تجاویز زیر غور آئیں جن کے متعلق متعدد مجالس کے نمائندگان نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے محترم نائب صدر صاحب کی خدمت میں مشورہ پیش کیا۔ چنانچہ نمائندگان کے مشورہ سے حسب ذیل تجاویز منظور کی گئیں۔

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی درثمین کا انتخاب سولہ صفحات پہ مشتمل عمدہ طباعت کے ساتھ اس سال شائع کیا جائے اور بجٹ میں سے اس کے اخراجات ادا کئے جائیں۔

۴۔ مالی اور دیگر ضرورتوں کے پیش نظر انصار اللہ کا سال یکم جنوری سے ۳۱/ دسمبر تک ہوا کرے۔ چنانچہ موجودہ مالی سال ۳۱/ دسمبر تک جاری رہے۔ اور اس کے اخراجات گذشتہ سال کے بجٹ سے ہی ادا کئے جائیں۔

۵۔ ہر رکن انصار اللہ اس بات کا اہتمام کریگا کہ اس کے گھر کے سب افراد بیوی اور بچے قرآن کریم پڑھنے سمجھنے اور عمل کرنے والے ہوں اور قرآن مجید کی باقاعدہ روزانہ تلاوت کرنیوالے ہوں۔

۶۔ ہر رکن انصار اللہ سے وعدہ لیا جائے۔ کہ وہ سال میں کم از کم ایک شخص کی صحیح تربیت کر کے اسے سچا مسلمان بنانے کی کوشش کریگا

محترم نائب صدر صاحب کا خطاب:۔

تجویز ۶ کی وضاحت کرتے ہوئے مجلس مرکزیہ کے نائب صدر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا سچا مسلمان بنانے کے تین مفہوم ہیں اول یہ کہ احمدیوں کو صحیح معنوں میں احمدی بنانا یعنی ان کا عمل احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی جیتی جاگتی تصویر ہو۔ دوم یہ کہ مسلمان رامسلمان باز کرد نر کے تحت مسلمانوں کو احمدی بنانا سوم یہ کہ دوسرے مسلمان بھائیوں کو یہ تلقین کرنا کہ اگر تم احمدی نہیں ہوتے۔ تو کم از کم اعمال کے لحاظ سے اپنے عقیدے کے مطابق تو سچے مسلمان بن جاؤ۔ اور کچھ نہ سہی اتنا تو کرو کہ تمہارے اپنے عقیدے کے مطابق انسان کو کامیاب زندگی گذارنے کے لئے جن باتوں پر عمل کرنا چاہیئے ان باتوں پر سچے دل سے عمل کرنے لگو۔

آپ نے فرمایا اگر ہم وعظ و تلقین کے ذریعہ ایسی حالت پیدا کر دیں۔ کہ ہر فرقے کے لوگ اپنے اپنے عقیدے کے مطابق اپنے اعمال و کردار میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کرنے کی طرف مائل ہو جائیں۔ تو اس کے نتیجے میں بڑی حد تک سکینت اور اطمینان کی کیفیت رونما ہو سکتی ہے۔ اس امر کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ ایسی صورت میں وہ اخلاقی قدریں جن پر سب فرقوں اور مذاہب کا اتفاق ہے ان پہ سب کاربند ہو جائیں گے۔ مثال کے طور پہ کوئی مذہب بھی یہ نہیں کہتا کہ سچ نہ بولو دیانت سے کام نہ لو ظلم کا دروازہ بند نہ ہونے دو وغیرہ وغیرہ برخلاف اس کے ہر مذہب اور ہر فرقہ یہی کہتا ہے۔ سچ بولو دیانت داری کو اپنا شعار بناؤ۔ ظلم اور فساد سے بچو۔ اب اگر سب لوگ کسی دوسرے کی نقل میں نہیں۔ بلکہ خود اپنے ہی مسلمہ عقیدے کے مطابق ان خوبیوں کو اپنا لیں اور ان پہ کاربند ہو جائیں تو یہ دنیا امن و آشتی کا گہوارہ بن جائے۔ اور ہر شخص یوں محسوس کرنے لگے۔ کہ فی الواقعہ اسے بہت سے فکرات ہموم و غموم اور ظلم و زیادتی سے نجات مل گئی ہے۔ آپ نے فرمایا لوگوں کو سچا مسلمان بنانے کے سلسلہ میں اگر ہم ایسا خوشکن انقلاب پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو پھر ملک و قوم کا ہم سے بڑا اور کوئی خادم نہیں ہوگا۔

نئے سال کا بجٹ:۔ شوریٰ کے اجلاس میں مندرجہ بالا تجاویز کے علاوہ نئے سال کے لئے ۔/۲۹۷۵۰ روپے کا بجٹ بھی منظور کیا گیا۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے بجٹ پیش کرتے ہوئے آمد و خرچ کی مختلف مدات اور ان کے تحت مطالبہ زر کی وضاحت کی۔ چنانچہ نمائندگان کے مشورہ سے جو بجٹ منظور کیا گیا۔ اس کا اجمالی نقشہ درج ذیل ہے:۔

آمد

مد	رقم
چندہ تعمیر دفتر	۲۰۰۰۰/-
چندہ سالانہ اجتماع	۲۰۰۰/-
چندہ ماہوار انصار اللہ	۷۰۰۰/-
اشاعت	۷۵۰/-
	۲۹۷۵۰/-

خرچ

مد	رقم
عملہ	۲۸۸۰/-
سائر	۴۱۲۰/-
تعمیر	۲۰۰۰۰/-
سالانہ اجتماع	۲۰۰۰/-
اشاعت	۷۵۰/-
	۲۹۷۵۰/-

ایجنڈے کی تجاویز اور بجٹ کی منظوری کے بعد تین بجے سہ پہر کے بعد مجلس شوریٰ کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس پنجم کی بقیہ کارروائی

قرآن مجید، حدیث شریف اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کے درس

اجلاس پنجم کی بقیہ کارروائی مکرم جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب لاہور کی صدارت میں انجام دی گئی۔ پہلے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے قرآن مجید اور مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل نے حدیث شریف کا درس دیا بعد ازاں کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس ہوا جو مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے دیا۔ آپ نے مواخات اور باہمی ہمدردی سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سنائے۔ یہ تینوں درس بڑی توجہ انہماک اور گہری دلچسپی کے ساتھ سنے گئے

(باقی صفحہ ۷ پر)

محترمہ زینب صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

محترمہ زینب صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب وود میڈیکل سروس سرگودھا (والدہ ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب) ۳۰/ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو پانچ بجے شام سرگودھا میں ۷۵ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۳۱/ اکتوبر کی صبح ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک بڑے مجمع کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے اور دیگر بزرگان سلسلہ بھی جنازہ میں شریک ہوئے اور کندھا دیا۔ مرحومہ مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کی گئیں۔ قبر تیار ہونے پر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔ مرحومہ بہت دیندار اور غریبوں کی ہمدرد تھیں۔

مرحومہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کی حقیقی ہمشیرہ تھیں۔ ان کی ایک صاحبزادی آمنہ خاتون صاحبہ اہلیہ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ انچارج گانا۔ مغربی افریقہ آج کل سالٹ پانڈ (مغربی افریقہ) میں ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

تعمیر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ و ہال اور شکریہ احباب

امسال سالانہ اجتماع پر جب اپنے قابل احترام نائب صدر اول حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے انہیں کی صدارت میں تعمیر دفتر مرکزیہ و ہال کے سلسلہ میں محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نائب صدر دوم نے وہ تحریک پڑھ کر سنائی۔ جو کہ پہلے بھی کئی بار الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ تو مندرجہ ذیل احباب کرام وعدہ جات کی صورت میں عقیدت کے پھول پیش کر کے عنداللہ ماجور ہوئے لہٰذا جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس نیک قدم کو ان کے لئے بیش از بیش خدمات کا موجب بنائے۔ اور دوسرے خدام کو بھی ان کی تقلید کی توفیق بخشے۔

(مہتمم مال)

وعدہ جات

نام	رقم
سید محمد رفیق صاحب دفتر آبادی ربوہ	۲/-/-
محمود احمد صاحب شاد سیکنڈ ایئر "	۵/-/-
چوہدری محمد سلیمان صاحب طارق دارالرحمت غربی	۵/-/-
عبدالعزیز صاحب خدمت خلق "	۱/-/-
حمید اللہ صاحب لیبارٹری کالج "	۵/-/-
محمد یار صاحب بلوچ "	۲۰/-/-
ریاض حسین صاحب چٹھہ جامعہ احمدیہ "	۵/-/-
قریشی مبارک احمد صاحب "	۵/-/-
رشید احمد صاحب ناصر دفتر امور عامہ "	۱۰/-/-
محمد ابراہیم صاحب آئرن سٹور "	۱۰/-/-
لطیف احمد صاحب عارف کمیٹی سکول "	۵/-/-
منشی سردار احمد صاحب گولبازار "	۵/-/-
" عبدالرحیم صاحب "	۵/-/-
محمد عثمان صاحب چینی ہوسٹل جامعۃ المبشرین "	۳/-/-
عبدالعزیز صاحب چک ۹۹ شمالی سرگودھا	۲۰/-/-
غلام احمد صاحب گوندل "	۵/-/-
ملک بشیر احمد صاحب لائل پور	۱۰۰/-/-
میاں نذیر احمد صاحب گھنگہ صدر	۲/-/-
محمد اشرف صاحب "	۲/-/-
عبدالجبار صاحب "	۵/-/-
محمد اسلم صاحب سانگلہ ہل	۱/-/-
محمد طفیل صاحب ولد مولوی دوست محمد شاہد	۲/-/-
اعجاز احمد صاحب "	۵/-/-
منشی طالب حسین صاحب اوکاڑہ	۵/-/-
رفیق احمد صاحب دہلوی حلقہ ۷ راولپنڈی	۲۰/-/-
مجلس اطفال الاحمدیہ "	۲۰/-/-
محمد عیسیٰ صاحب ظفر احمد نگر	[illegible]
محمد حمید صاحب قریشی "	۲/-/-
شیخ مبارک احمد صاحب "	۲/-/-
برکت احمد صاحب "	۱/-/-
عبداللطیف صاحب "	۲/-/-
عبدالمجید خان صاحب "	۵/-/-
شیخ شریف احمد صاحب قادیانی "	۵/-/-
محمد اسحاق صاحب شاد گنج مغلپورہ لاہور	۵/-/-
مبشر احمد صاحب "	۲۰/-/-
ملک منور احمد صاحب عابد ربوہ	۵/-/-
عبدالخالق صاحب چک ۱۲۸ گھنگہ سرگودھا	۱۰/-/-
محمد معصوم صاحب "	۵/-/-

نام	رقم
نذیر احمد صاحب چک ۶۲ گھنگہ سرگودھا	۱۰/-/-
عبید اللہ صاحب " "	۵/-/-
حافظ غلام محمد صاحب " "	۲/-/-
ہمایوں سیال صاحب " "	۵/-/-
خضر حیات صاحب " "	۵/-/-
غلام محمد صاحب بھٹی چیل بھٹیاں	۵/-/-
چوہدری محمد امیر صاحب " "	۵/-/-
حکیم محمد یار صاحب " "	۵/-/-
سلطان احمد صاحب " "	۲/-/-
چوہدری غلام محمد صاحب "	۳/-/-
بشیر احمد صاحب جماعت ڈسکہ سیالکوٹ	۵۰/-/-
امین الملک صاحب شیرانی "	۵/-/-
چوہدری شریف احمد انگلش سائیکل سٹور خانیوال	۱۰۰/-/-
" عبداللطیف صاحب قائد علاقائی ملتان	۱۰۰/-/-
عبدالعزیز صاحب رئیس ملتان "	۵/-/-
غلام محمد صاحب ریلوے برج ورکس "	۵/-/-
محمد یوسف صاحب ناظم مال "	۲۰/-/-
میاں عبدالسلام صاحب زرگر چنیوٹ	۱۰۰/-/-
مشتاق احمد صاحب کوچہ رحمان "	۲/-/-
مرزا چاند بیگ ننکانہ صاحب	۱۰۰/-/-
لطیف احمد صاحب بٹ گرتو	۵۰/-/-
بشیر احمد صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودھا	۱۵/-/-
عزیز احمد صاحب ڈیرہ غازی خان	۱/-/-
مجلس خدام الاحمدیہ "	۲۵/-/-
محمد یوسف سعید منزل کراچی	۵/-/-
مرزا عبدالمنان صاحب "	۱۰/-/-
نصیر احمد خان صاحب پشاور	۵/-/-
مجلس خدام الاحمدیہ بیرداد شیخوپورہ	۵/-/-
محمد احسن صاحب بھیرہ سرگودھا	۱۰/-/-
ملک سمیع اللہ صاحب شیخوپورہ	۵/-/-
مرزا عبدالغنی صاحب فتح پور گجرات	۵/-/-
محمد صدیق صاحب سعد اللہ پور "	۵/-/-
مجلس خدام الاحمدیہ چونڈہ سیالکوٹ	۱۰/-/-
محمد یار صاحب مجوکہ سرگودھا	۱۰/-/-
مجلس خدام الاحمدیہ چک ۵۲۳ ملتان	۱۰/-/-
" کوٹ سلطان جھنگ	۱۰/-/-
عبدالحفیظ خان صاحب "	۱۰/-/-
شیخ مشتاق احمد صاحب اوکاڑہ	۱۰/-/-
میزان وعدہ جات	۲۲۳۲/-/-

فوری ضرورت

صیغہ فضل عمر ہسپتال کے لئے مندرجہ ذیل کارکنان کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند دوست مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے جلد درخواستیں بھجوا دیں۔

۱۔ کمپونڈر ایک اسامی:۔ اس کے لئے باقاعدہ سند یافتہ کمپونڈر کی ضرورت ہے۔ گریڈ ۶۰-۴-۱۰۰ علاوہ گرانی الاؤنس کے نوجوان دوست کو ترجیح دی جائے گی۔

۲۔ کلرک ایک اسامی کم از کم میٹرک پاس ہو۔ اور کسی دفتر میں کم از کم ایک سال کلریکل کام کا تجربہ رکھتا ہو۔ حسابات رکھنے جانتا ہو۔ گریڈ ۵۰-۳-۸۰ علاوہ گرانی الاؤنس۔

۳۔ بیلدار ایک اسامی:۔ ہسپتال کے احاطہ میں پھول۔ پودے درخت وغیرہ لگانے کے لئے درکار ہے۔ یہ کام جانتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ (ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا:۔ برادرم محمد اسلم صاحب کراچی میں بہت سخت بیمار ہیں۔ ایک دفعہ ہی ۶۰ گھنٹے بیہوشی کا دورہ رہا۔ جس کی وجہ سے سخت تشویش ہے۔ احباب سے اس کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز برادرم محمد صادق صاحب پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ احباب ان کی بریت کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمادیں۔ (غلام باری سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ)

شکریہ احباب و درخواست دعا

میری اہلیہ کی وفات پر بزرگان سلسلہ اور پاکستان اور بیرون پاکستان کے احباب نے خطوط کے ذریعہ میرے اور میرے بچوں کے ساتھ محبت و شفقت اور ہمدردی و تعزیت کا اظہار فرمایا ہے۔ اس پر میں ان سب کا تہ دل سے شکرگزار ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان سب کا حامی و ناصر ہو۔

میں محترم وکیل التعلیم۔ پرنسپل صاحب اور ممبران سٹاف جامعہ احمدیہ کا بھی خاص طور پر ممنون ہوں کہ انہوں نے اس صدمہ میں میرے ساتھ خاص ہمدردی کا سلوک فرمایا۔ اسی طرح احمد نگر کے جملہ احباب میرے خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضلوں سے نوازے ——— نیز میرے بچے عزیزان لئیق احمد، نفیس احمد اور عزیزی امۃ الحی آج کل بعارضہ ملیریا بخار بیمار ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار حافظ شفیق احمد [illegible])

شکریہ احباب

"عزیزم مقبول احمد کی امتحان میں کامیابی کے لئے میں نے متعدد مرتبہ اعلان دعا کرایا تھا۔ الحمد للہ۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ جس کے لئے میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت میاں بشیر احمد صاحب صحابہ کرام نیز درویشان قادیان اور سب احمدی احباب کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ میں اس خوشی میں پانچ روپے اعانت الفضل دیتا ہوں۔ اور میرا لڑکا عزیزم ظہور احمد صاحب ڈی۔ ایس۔ سی اسسٹنٹ ایگریکلچرل آفیسر کلور کوٹ بھی اس خوشی میں پانچ روپے اعانت الفضل دیتا ہے"۔ (ڈاکٹر عبدالستار شاد چک ۲۳ ج ب فیض لائلپور)

انصار اللہ کے تیسرے سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

(بقیہ صفحہ ۵)

قائدین اور بیرونی احباب کی تقاریر

بعد ازاں بیرونی مجالس کے زعماء اور مجلس مرکزیہ کے قائدین نے انصار اللہ سے خطاب کیا اور انصار اللہ کی تنظیم کو مضبوط بنانے اور ان کے کام کو زیادہ موثر بنانے کیلئے بعض ٹھوس اور تعمیری تجاویز پیش کیں۔ نیز اختصار کے ساتھ انصار اللہ کو ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی چنانچہ اس موقعہ پر مکرم قریشی محمد حنیف صاحب حافظ آباد و مکرم سید بہاول شاہ صاحب لاہور۔ مکرم سید امجد علی شاہ صاحب سیالکوٹ مکرم مولوی قمر الدین صاحب قائد تعلیم اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال نے انصار اللہ سے خطاب کیا

نیز اس موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی مکرم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے اپنے والد ماجد کا ایک ایمان افروز خواب سنایا

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا قیمتی مضمون

بعد ازاں مکرم مولوی ابو العطاء صاحب قائد عمومی مجلس مرکزیہ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا تحریر فرمودہ ایک نہایت قیمتی مضمون پڑھ کر سنایا جو حضرت میاں صاحب نے اپنی عدیم الفرصتی کے باوجود انصار اللہ کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے تحریر فرمایا تھا جس میں آپ نے اختصار لیکن نہایت جامعیت کے ساتھ اس امر کو واضح فرمایا کہ انصار اللہ کا نصب العین کیا ہے۔ حضرت میاں صاحب موصوف کا یہ قیمتی مضمون یکم نومبر ۱۹۵۷ء کے الفضل میں ہدیہ ناظرین کیا جا چکا ہے یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ آج کل آپ بعض اور دینی رسائل تصنیف کرنے میں مصروف ہیں۔ جو عنقریب طبع ہو کر احباب کے سامنے آجائیں گے۔ ان رسائل کی تصنیف میں مصروف ہونے کے باوجود آپ نے ازراہ شفقت انصار اللہ کو اپنے قیمتی ارشادات سے نوازا۔

تقسیم انعامات اور محترم نائب صدر صاحب کا اختتامی خطاب

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس مرکزیہ نے تفریحی ورزشی تقریبی اور دیگر مقابلہ جات میں اول اور دوم رہنے والے انصار اور ان کی ٹیموں کو انعامات تقسیم کیے

تقسیم انعامات کے بعد آپ نے "تنظیم انصار اللہ کے متعلق ہماری ذمہ واری" کے موضوع پر انصار اللہ سے خطاب کرتے ہوئے ایک مبسوط اور بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے۔ ہر جگہ اور ہر مقام پر مجالس انصار اللہ قائم کرنے، سالانہ اجتماعات میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے اپنے اندر روح اطاعت اور روح قیادت پیدا کرنے ملکی استحکام اور ترقی کے لئے دعائیں کرنے اور اس کی حفاظت کے لئے حصار اور سہارا بننے تمام فرقوں کے لوگوں کو اپنے اپنے عقیدے کے مطابق سچا مسلمان بننے کی تلقین کرنے اور ساری دنیا میں اسلام پھیلانے سے متعلق اپنے مقام اور اپنی ذمہ واریوں کو سمجھنے کی طرف نہایت زوردار الفاظ میں توجہ دلائی (اس ایمان افروز خطاب کا خلاصہ الفضل کی آئندہ اشاعت میں پیش کیا جائے گا)

آپ کے اس ولولہ انگیز خطاب کے بعد تمام انصار نے کھڑے ہو کر آپ کی اقتداء میں اپنا عہد دہرایا۔ بعد ازاں آپ نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح ۵ بجے شام کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ انصار اللہ کا تیسرا سالانہ اجتماع کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا اور تمام انصار جنہیں اس میں شامل ہونے کی سعادت میسر آئی روحانی ماحول کی ایک نہ مٹنے والی یاد اور اس کی تاثیرات کا ایک گہرا نقش لے کر خدمت دین کے ایک نئے جوش اور نئے عزم کے ساتھ اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔ فالحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین

"پاکستان نے کشمیر میں کوئی جارحانہ کارروائی نہیں کی"

حفاظتی کونسل میں کیوبا۔ آسٹریلیا اور فلپائن کے نمائندوں کا اعلان

نیویارک ۳۱۔ اکتوبر کل رات حفاظتی کونسل کا اجلاس تنازعہ کشمیر پر طویل بحث کے بعد اگلے مہینے (نومبر) تک ملتوی ہو گیا۔ بحث میں آسٹریلیا۔ کیوبا۔ فلپائن سویڈن اور فرانس کے نمائندوں نے حصہ لیا۔ تمام مقررون نے کشمیر کے متعلق حفاظتی کونسل کے سابقہ فیصلوں کی حمایت کی اور رائے ظاہر کی کہ تنازعہ کا تصفیہ ریاست میں آزاد اور غیر جانبدارانہ استصواب کے ذریعے ہی ہونا چاہیئے۔

آسٹریلیا۔ کیوبا اور فلپائن کے نمائندوں نے بھارت کے اس الزام کو قطعی طور پر مسترد کر دیا کہ پاکستان نے کشمیر میں جارحانہ کارروائی کی ہے۔ دوسرے مقررین نے اس الزام پر سرے سے کوئی توجہ ہی نہیں دی اور سب نے امریکہ اور برطانیہ کی اس تجویز کی حمایت کی کہ اقوام متحدہ کے کمیشن برائے ہندوستان کی دو قرار دادوں کے دائرے میں ریاست سے فوجوں کے انخلا کے سوال پر بات چیت کے لئے ڈاکٹر فرینک گراہم کو بھارت اور پاکستان بھیجا جائے

بھارتی مندوب مسٹر کرشنا مینن نے بعد میں تقریر کا حق محفوظ رکھتے ہوئے کہا کہ برطانوی اور آسٹریلوی مندوب نے اپنی تقریروں میں بعض ایسی باتیں کہی ہیں جن سے میرے ملک کی خود مختاری پر زد پڑتی ہے۔ ملک فیروز خاں نون نے بھی بعد میں اظہار خیال کا حق محفوظ رکھا

اگلے اجلاس کی تاریخ کونسل کے ۱۵ نومبر کے صدر (عراقی مندوب) مقرر کریں گے

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

بظاہر یہ تصور کتنا دلآویز ہے کہ تمام انسانوں کو ضروریات زندگی حاصل ہوں اور مغربی سرمایہ داری نے جو صورت حال پیدا کر دی ہے کہ چند لوگ تو دنیا کی تمام نعمتوں کے مالک بنے ہوئے ہیں اور انسانوں کی اکثریت ایسی ہے جس کو دو وقت کا کھانا بھی نصیب نہیں۔ اس کا تدارک ہو جائے۔ کمیونزم دراصل اسی غیر متوازن سرمایہ داری کا قدرتی ردعمل ہے۔ لیکن اس کا بھی نتیجہ وہی نکلا ہے جو مغربی سرمایہ داری کا نکل رہا ہے۔ دونوں کی نوعیت میں کچھ فرق ہو تو ہو۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ دونوں کا نتیجہ ایک ہی ہے۔ مغربی سرمایہ داری میں بھی کچھ لوگ تمام نعمتوں کے مالک بن گئے ہیں اور کمیونزم میں بھی کچھ لوگ تمام نعمتوں کے مالک بن گئے ہیں۔ اکثریت دونوں طرح ویسی کی ویسی ہی مفلوک الحال ہے اس کی وجہ کیا ہے؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ آج دنیا مغربی سائنس اور فلسفہ کی قیادت میں صرف "جسم" کی غلام بن کر رہ گئی ہے اور قرآن کریم کے الفاظ میں اسفل سافلین کے گڑھے میں گر گئی ہے۔ انسانیت کے اعلےٰ اوصاف سے بالکل انکار کر دیا گیا ہے۔ ہر چیز کو اقتصادی ترازو میں تولا جانے لگا ہے۔ کم سے کم یہ حالت ہو گئی ہے کہ تمام رجحانات مادیات کی طرف ہو گئے ہیں۔ اخلاقی اقدار بے قیمت سمجھے جانے لگے ہیں۔

اگر یہ رجحانات نہ رکے تو خواہ دنیا پہ مغربی سرمایہ داری چھا جائے یا کمیونزم چھا جائے دنیا تباہی سے نہیں بچ سکتی۔ اس لئے دونوں کی باہمی جنگ اس وقت تک دنیا کے لئے دلچسپی نہیں رکھ سکتی۔ جب تک اس جنگ کا یہ نتیجہ نہ ہو کہ مادی رجحانات رک جائیں اور دنیا میں ایک نیا انقلاب نہ آجائے جو دنیا کی موجودہ ذہنیت کو بدل کر رکھ دے۔

بل ہائے ماہ اکتوبر ۱۹۵۷ء

ایجنٹ اصحاب الفضل کی خدمت میں ماہ اکتوبر کے بل ارسال کئے جارہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے ایجنٹ اصحاب حسب قواعد ایجنسی ان بلوں کی رقوم ۱۰ نومبر تک دفتر الفضل میں پہنچا کر ہمارے خاص شکریہ کے مستحق ہوں گے۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (مینجر الفضل)

نارتھ ویسٹرن ریلوے، لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

(ا) مجھے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۵ نومبر ۱۹۵۷ء تک دوبجے دوپہر تک سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈر مقررہ مطبوعہ فارموں پر (جو میرے دفتر سے بحساب ایک روپیہ فی فارم ۵ نومبر ۱۹۵۷ء کے ایک بجے بعد دوپہر تک مل سکتے ہیں) پیش کئے جانے چاہئیں — کام ۱ کے لئے ٹنڈر فیصدی نرخ پر مبنی ہونے چاہئیں۔ اور کام ۲ تا ۴ کے لئے مطبوعہ شیڈول ریٹ کے مطابق نئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈر ۵ نومبر ۱۹۵۷ء کو ہی اڑھائی بجے بعد دوپہر پبلک کے سامنے کھولے جائیں گے

نمبر کام	کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت	زر ضمانت جو ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس پیشگی جمع کرانا ہوگا	عرصہ تکمیل کام
(۱)	بنگلہ نمبر ۳، ۵، ۶، ۴۲ اور نمبر ۴۵ تا نمبر ۴۸ واقعہ میو گارڈن لاہور کی چھتوں کی مرمت	۸۰۰۰/- روپے	۲۰۰/- روپے	ایک ماہ
(۲)	شاہدرہ - نارووال سیکشن میں سیلاب سے نقصان زدہ سٹیشن کی عمارتوں اور سٹاف کوارٹروں کی مرمت	۵۰۰۰۰/- روپے	۱۰۰۰/- روپے	چار ماہ
(۳)	نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز لاہور میں جنرل منیجر صاحب اور ڈپٹی جنرل منیجر صاحب کے پہلی منزل پر فنی ونگ میں واقعہ کمروں کے اوپر کے کمروں کے چھتوں کی خاص مرمت۔	۱۵۰۰۰/- روپے	۳۰۰/- روپے	تین ماہ
(۴)	نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز کی پہلی منزل کی فنی ونگ کی چھت کی مرمت۔	۱۵۰۰۰/- روپے	۳۰۰/- روپے	تین ماہ

(ب) وہ ٹھیکیدار اصحاب جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست ٹھیکیداران میں درج نہیں وہ ۵ نومبر ۱۹۵۷ء سے قبل اپنے نام اس فہرست میں درج کروا کر ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں

(ج) مذکورہ بالا کاموں کے متعلق مفصل شرائط، ہدایات اور شیڈول ریٹ وغیرہ میرے دفتر میں روزانہ کاروبار کے اوقات میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں

— ادارہ ریلوے اس بات کا پابند نہیں کہ کوئی خاص ٹنڈر یا کم سے کم ٹنڈر ضرور یا بالضرور منظور کرے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے - لاہور

بعدالت چوہدری غلام حسین صاحب ڈپٹی کسٹوڈین جائداد متروکہ ضلع جھنگ

مسل نمبر ۵۰ ۱۹۵۷ء

کالا ولد الہٰ یار ذات بلوچ سکنہ احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ سائل

بنام (۱) جیون رام ولد گنگا رام (۲) جوتیو رام و (۳) چھانگی رام پسران کشن رام اقوام اڑوڑہ سکنائے احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ حال ہندوستان (۴) کمی پبلیکیشن رکھاری ضلع جھنگ — بمقدمہ مندرجہ عنوان مسئول علیہم نمبر ۱ تا نمبر ۳ بلا پتہ ترک وطن کرکے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ اور عدالت ہذا کو یقین ہوگیا ہے کہ مسئول علیہم مذکوران کی تعمیل معمولی طریق سے نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مسئول علیہم نمبر ۱ تا نمبر ۳ بتاریخ ۲۱ نومبر ۱۹۵۷ء (۲۱/۱۱/۵۷) بمقام جھنگ صدر بوقت نو بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت نہ ہوں گے۔ تو مقدمہ بغیر حاضری ان کے مسموع اور فیصل ہوگا۔ — آج بتاریخ ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۷ء ہمارے حکم اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط

ڈپٹی کسٹوڈین جائداد متروکہ ضلع جھنگ

مہر عدالت

بشیر احمد صاحب آرچرڈ کی تقریر (بقیہ صفحہ ۱)

مبلغ کی حیثیت سے انگلستان اور سکاٹ لینڈ اور جزائر غرب الہند میں اپنی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالی۔ جزائر غرب الہند کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ وہاں تبلیغ کے لحاظ سے زمین بہت زرخیز ہے اور اگر ہم وہاں مبلغین کی تعداد بڑھا کر کم از کم اتنا کر دیں کہ ہر جزیرے میں ایک مبلغ کام کرنے لگے تو دس پندرہ سال کے اندر ہم وہاں کی آبادی کو اسلام کے انتہائی قریب لا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا وہاں بالخصوص حبشی آبادی میں اسلام کی طرف بہت رجحان پایا جاتا ہے۔ ان کے لئے اخوت اور مساوات کے اسلامی اصولوں میں بہت کشش ہے اب تک وہاں جو کام ہوا ہے اس کی وجہ سے اب ان کے نزدیک اسلام ہرگز اجنبی مذہب نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم مبلغوں کی موجودہ کمی کو دور کر دیں۔

آپ کی یہ پُر از معلومات تقریر نصف گھنٹے تک جاری رہی۔ بعد میں سوالات کا موقع دیا گیا۔ طلبہ نے مغرب میں اسلام کی اشاعت کے خوشکن نتائج اور وہاں کے عوامی رد عمل کے بارے میں متعدد سوالات پوچھے۔ مسٹر آرچرڈ نے اپنے تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر مناسب الفاظ میں ان کے مختصر جواب دئے۔

درخواست دعا

عطاء الرحیم صاحب ابن مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب کو شدید بخار ہے۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴